نبی رحمۃً للعٰلمین ﷺ کی تعظیم اور آپ سے سچی محبت کی فضیلت اور اس کا اجر وثواب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ فِينَا رَسُولَهُ مُحَمَّدًا الْأَمِينَ، وَأَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَالْحَقِّ الْمُبِينِ، فَكَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَحْسَنُ النَّاسِ خَلْقًا، وَأَعْظَمُهُمْ خُلُقًا، فَاللَّهُ زَادَ مُحَمَّدًا تَعْظِيمًا، صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ**)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! صُلحِ حُدَیبیہ کے موقع پر قریش نے عُروہ ابن مسعود کو اپنا مُذاکرات کار منتخب کیا اور ان کو نبی ﷺ کریم کی خدمت میں بات چیت کیلئے بھیجا جب وہ خدمت اقدس میں پہونچے تو انہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طرزِ عمل کا جائزہ لیا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صحابۂ کرام کے بے انتہا احترام اور ان

(١) الحديد : ٢٨.

کی عقیدت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے بہر حال جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو انہوں نے ان سے جو باتیں کہیں ان میں یہ بات بھی تھی: میری قوم کے لوگو! بخدا میں بہت سے بادشاہوں کے پاس وفد کے طور پر جاچکا ہوں اور میں قیصر و کِسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی جاچکا ہوں۔ واللہ میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اُس کی اتنی تعظیم و توقیر کرتے ہوں جتنی محمد کے اصحاب محمد ﷺ کی کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ جب وہ کوئی حکم دیتے تو اس حکم کی بجاآوری کے لیے سب دوڑ پڑتے اور جب وضو کرتے تو ایسا لگتا تھا کہ ان کے وضو کے پانی کے لیے لوگ لڑپڑیں گے اور وہ جب کچھ بولتے تو سب خاموشی سے ان کی بات سننے لگتے تھے۔ اور فرطِ تعظیم کے سبب انہیں نظر بھر کر نہیں دیکھتے تھے(١) جی ہاں میرے بھائیو! یقیناً تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی رحمت ﷺ کا بہت زیادہ احترام کرتے اور انتہائی تعظیم و محبت کا معاملہ کرتے کیونکہ ان کو یقین تھا کہ آپ ﷺ سے محبت کرنا اور آپ ﷺ کی محبت کو ہر چیز کی محبت پر مقدم رکھنا کمال ایمان کا حصہ ہے جیساکہ خود آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»(٢). تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں،

---

(١) البخاري : ٢٧٣١.
(٢) متفق عليه.

اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے سچے متبعین کا یہی حال تھا کہ وہ اپنے اپنے نبی سے بہت زیادہ محبت کرتے اور ان کی بے انتہا توقیر و تعظیم کرتے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور پیروکاروں کی یہی کیفیت تھی کہ وہ ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو گئے اور ان کی عقیدت میں اور ان کی پاکیزہ رسالت کی تعظیم میں سچی پیروی کی باری تعالی کا ارشاد ہے: (قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ)(١). حواریوں نے کہا ہم اللہ کے (دین کے) مدد گار ہیں ہم اللہ پر ایمان لا چکے ہیں اور آپ گواہ رہیے ہم فرمانبردار ہیں، پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے بڑے فضل وانعام کا وعدہ فرمایا اور رسول اکرم ﷺ کی آمد کی خوش خبری دیتے ہوئے ان سے فرمایا: (يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ)(٢). اے بنو اسرائیل میں تمھارے پاس اللہ کا ایسا رسول بنکر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو توریت (نازل ہوئی تھی) میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا، پس اپنے وقت پر اس بشارت کا ظہور ہوا اور حضور خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ تشریف لائے

---

(١) آل عمران : ٥٢.
(٢) الصف : ٦.

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے حبیب ﷺ کے مرتبے کو بے انتہا رفعت بخشی ہے اور آپ کے مقام کو بہت بلند فرمایا ہے نیز آپ کو تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کسی ایسے شخص کو نہیں پیدا فرمایا جو اس کے نزدیک ہمارے نبی محمد ﷺ سے زیادہ مکرم اور محترم ہو اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ جلّ جلالہ نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی عمر کی قسم کھائی ہو چنانچہ ارشاد ہے: (لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ)[1]. آپکی زندگی کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے اسی طرح اللہ رب العزت نے آپکی صداقت آپ کے قول کی سچائی اور آپ کے نطق کی پاکیزگی کی تعریف کی ہے پس فرمایا: (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى)[2]. اور یہ (نبی) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے نعت نبوی کا کیا ہی عمدہ شعر ہے

وضَمَّ الْإِلَهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ ** إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهُ مِنْ إِسْمِهِ[3] لِيُجِلَّهُ ** فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدُ[4]

---

(١) تفسير ابن كثير : (٤/٥٤٢) مسند الحارث : ٩٣٤.
(٢) النجم : ٣ - ٤.
(٣) بهمزة قطع لضرورة الوزن، ينظر: شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ص : ١٩٣.
(٤) ديوان حسان بن ثابت (ص: ٤٢).

اللہ جلّ جلالہ نے نبی کریم ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے چنانچہ موذن پانچوں نمازوں کی اذان میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، کہتا ہے، اور آپ ﷺ کی عظمت کی اظہار کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے مادے یعنی حمد سے آپ ﷺ کا نام مشتق کیا ہے پس عرش والے کا نام محمود ہے اور آپ کا نام محمد ہے، اسی طرح خدائے عزّوجلّ نے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کی پاکیزہ عادات، عمدہ خصائل، اور آپ کے اعلی اخلاق کی خوبی اس طرح بیان کی ہے: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)[1]. اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلی پیمانہ پر ہیں، یقیناً آپ ﷺ اپنے پاکیزہ اخلاق اور اپنے اعمال وکردار میں ایک عظیم قُدوہ اور ایک اعلی نمونہ تھے، نیز اپنی تمام حرکات وسکنات میں ہر قسم کی خوبیوں اور انسانی قدروں کا سرچشمہ تھے آپ ﷺ انتہائی کریم، بہت سخی، ضعیفوں اور کمزوروں پر مہربانی کرنے والے تھے، اور صلہ رحمی کرنے والے نیز اپنے اہل وعیال کے ساتھ شفقت وعنایت فرمانے والے تھے سیدنا علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آپ ﷺ کی اس طرح تعریف وتوصیف فرمائی ہے: میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا[2] یقیناً رسول رحمت ﷺ کی پیروی میں دین ودنیا کی کامیابی ہے اور آج کے ماحول میں آپ کے عظیم اخلاق اور پاکیزہ سنتوں کو اپنانے کی ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے

(١) القلم : ٤.
(٢) الترمذي : ٣٦٣٧.

رسولِ اکرم ﷺ سے سچی عقیدت ومحبت رکھنے والو!

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی عقیدت ومحبت کے بڑے حیرت انگیز نمونے اور بڑی روشن مثالیں پیش کی ہیں صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم سے زیادہ کسی سے بھی محبت نہیں تھی اور نہ ہی کوئی شخص میری نگاہ میں آپ ﷺ سے زیادہ قابل تعظیم تھا میں آپ کی تعظیم کے سبب آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ پاتا تھا(اسی لئے) اگر مجھ سے آپ کا حلیہ بیان کرنے کو کہا جائے تو نہیں بیان کرپاوں گا[1] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے بچوں کو بھی اس کی تعلیم دی تھی اور نبی کریم ﷺ کے مقام ومرتبے کی تعظیم کی خصلت پر ان کی تربیت کی تھی چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کردیا جب آپ نماز میں مشغول ہوگئے تو میں پیچھے آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو مجھ سے پیچھے ہٹنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا: کیا کسی کی یہ مجال ہے کہ وہ آپ کے برابر میں کھڑا ہوکر نماز پڑھے جبکہ آپ اللہ کے رسول ہیں ؟ وہ فرماتے ہیں کہ میرے اس جواب سے آپ ﷺ کو بہت مسرت ہوئی اور آپ نے اللہ تعالی سے میرے لئے علم وفہم میں زیادتی کی دعا فرمائی[2] آپ کی ﷺ تعظیم ومحبت کے

---

(١) مسلم : ١٩١.
(٢) أحمد : ٣٠٦٠.

سلسلے میں ہم بھی اپنے اسلاف کی اقتداء کرنے والے ہیں اور آپ کی توقیر واحترام کے بارے میں ان کے نشاناتِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں، بلاشبہ نبی رحمت ﷺ ہماری ماوں ہمارے آباء واجداد ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں ہمارے عزیز واقارب اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ہمیں محبوب ہیں لہٰذا ہمیں آپ کی مبارک سنتوں پر کسی بھی چیز کو فوقیت نہیں دینی چاہیے آپ کی سیرت اور احادیث مبارکہ کے مطالعے سے بالکل نہیں اکتانا چاہیے اور ہر وقت اپنے دل میں سیرت اور احادیث کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ رکھنا چاہیے آپ ہماری اس تعظیم کے لائق اور حقدار ہیں پھر ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تعظیم و محبت کا معاملہ کیوں نہ کریں؟ جبکہ خدائے عزّوجلّ نے ہمیں اس کی ترغیب دی ہے چنانچہ ارشاد ہے: (إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا* لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا)(١). بے شک ہم نے آپکو گواہی دینے والا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا تاکہ تملوگ اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے (دین) کی مدد کرو اور اسکی تعظیم کرو اور صبح وشام اسکی تسبیح میں لگے رہو اور جو لوگ رسولُ اللہ کی مکمل تعظیم کرتے ہیں اور آپ کی سچی پیروی کرتے ہیں اللہ تعالی نے ان سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا کرے گا اور ان کی

(١) الفتح : ٨ - ٩.

مرادیں پوری کرے گا [1] اس کا فرمان ہے: (فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) [2]. سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے ہیں اور انکی حمایت کی اور انکی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو انکے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں یا اللہ یا کریم! ہم کو بھی اپنے حبیب ﷺ سے سچی محبت کی اور آپ کی تعظیم و توقیر کی توفیق دیدے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ***

فَاللَّهُمَّ وَفِّقنَا لِطَاعَتِك أَجْمَعِينَ، وطَاعَةِ رَسُولِك مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمرتنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) [3].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) تفسير الطبري: (١٠/ ٤٩٧).

(٢) الأعراف: ١٥٧.

(٣) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَرْسَلَ إِلَيْنَا خَاتَمَ الْمُرْسَلِينَ، وجَعَلَهُ مُكَرَّمًا فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَفِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ؛ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اپنے پیارے نبی ﷺ کی اور آپ کے اقوال وافعال کی تعظیم کرنے والو! اللہ جل جلالہ کا فرمان مبارک ہے: **﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾**[1]. (اے لوگو!) اپنے درمیان رسول کے بلالینے کو ایسا (معمولی) نہ سمجھو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلالیا کرتے ہو اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت ہمارے لئے بیان فرمارہا ہے کہ مقامِ نبوت انتہائی بلند مقام ہے اور آپ ﷺ کے مرتبے کے احترام اور آپ کے مقام کی قدرافزائی میں[2] لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے کہ وہ ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد ﷺ کو اس انداز میں پکاریں جس طرح وہ ایک دوسرے کو پکارتے ہیں صحابۂ کرام اور علماء امت کو اس تعلیم اور اس ہدایت کا بہت ادراک تھا چنانچہ انہوں نے اس کے تقاضوں پر پوری طرح عمل کیا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ مسجد نبوی میں

---

(١) النور : ٦٣.
(٢) تفسير الطبري : (٢١/٣٣٩).

اپنی آواز بلند کررہے ہیں توانہوں نے ان دونوں کو تنبیہ کی اور فرمایا تم لوگ رسولُ اللہ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کررہے ہو[1]؟ اسی طرح حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ رب العزت نے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنے کی دعوت دی ہے اور آپ ﷺ کے سامنے اپنی آواز پست رکھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمایا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ)[2].

اے ایمان والو: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے مت بلند کیا کرو اسی طرح اللہ جل جلالہ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو رسول اکرم ﷺ کے ادب واحترام میں آپ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے: (إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى)[3]. یقیناً جو لوگ رسولُ اللہ کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے خوب جانچ کر تقوی کیلئے منتخب کرلیا ہے پس سرور کونین ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا اور آپ کے مقام ومرتبہ کا شعور رکھنا ہمارا فریضہ ہے اور اپنے بچوں اور بچیوں کے دلوں میں اس خصلت کو پختہ کرنا ہماری عظیم ذمہ داری ہے اسی طرح ہمیں ہر وقت بکثرت سے صلاۃ و سلام کا سلسلہ رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عالمِ بالا میں بھی خصوصی عزت و

---

(١) البخاري : ٤٧٠.

(٢) الحجرات : ٢.

(٣) الحجرات : ٣.

تکریم عطا کی ہے پس اس نے آپ پر صلاۃ اور رحمت نازل فرمائی اسی طرح فرشتے آپ پر صلاۃ بھیجتے ہیں نیز باری تعالیٰ نے زمین والوں پر یہ لازم فرمایا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر خوب کثرت سے صلاۃ وسلام بھیجیں[۱] الغرض اللہ جلّ جلالہٗ نے نبی کریم ﷺ کو آسمان وزمین میں خصوصی عزت وتکریم عطا کی ہے اور دونوں جہاں میں عظیم مرتبہ عنایت فرمایا ہے آخر میں دعا ہے کہ الٰہَ العٰلمین ہمارے دلوں کو رسول رحمت کی عقیدت ومحبت سے لبریز کردے اور آپ کی سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: (**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[۲]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ**. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،

---

(۱) تفسير الرازي: (۱۸۱/۲۵).
(۲) الأحزاب: ۵۶.

الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.** اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ وَالثَّوَابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى مَرِيضٍ أَوْ يَتِيمٍ، أَوْ طَالِبِ عِلْمٍ أَوْ مِسْكِينٍ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.